



(1913-2000)

علی سردار جعفری

علی سردار جعفری اُتر پردیش کے قصبہ بلرام پور میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ اور علی گڑھ میں تعلیم پائی۔
'ان کا شمار اردو کے اہم شاعروں، اور ادیبوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے ترقی پسند تحریک کو پروان
چڑھانے میں اہم رول ادا کیا۔

علی سردار جعفری کا شمار اردو کے ممتاز ترقی پسند ادیبوں میں ہوتا ہے۔ 'خون کی لکیر،
'نئی دنیا کو سلام،' پتھر کی دیوار،' ایک خواب اور ان کے اہم شعری مجموعے ہیں۔ 'ترقی پسند ادب'
اور اقبال شناسی ان کی کتابیں ہیں۔ انھوں نے ایک رسالہ 'گفتگو' جاری کیا اور بیرونی ملکوں کے
سفر کیے۔

ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں 'گیان پیٹھ ایوارڈ' اور اقبال سمان کے
علاوہ کئی اہم انعامات سے بھی نوازا گیا۔

نوالا



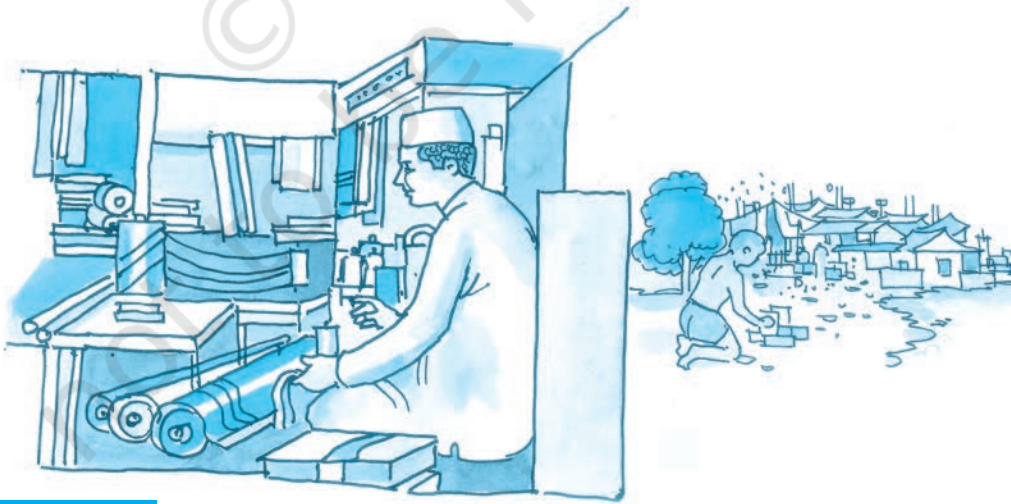
4924CH08

ماں ہے ریشم کے کارخانے میں
باپ مصروف سوتی مل میں ہے
کوکھ سے ماں کی جب سے نکلا ہے
بچہ کھولی کے کالے دل میں ہے
جب یہاں سے نکل کے جائے گا
کارخانوں کے کام آئے گا
اپنے مجبور پیٹ کی خاطر



بھوک سرمائے کی بڑھائے گا
 ہاتھ سونے کے پھول اُگلیں گے
 جسم چاندی کا دھن لٹائے گا
 کھڑکیاں ہوں گی بینک کی روشن
 خون اس کا دیے جلانے گا
 یہ جو ننھا ہے بھولا بھالا ہے
 خونیں سرمائے کا نوالا ہے
 پوچھتی ہے یہ اس کی خاموشی
 کوئی مجھ کو بچانے والا ہے

(علی سردار جعفری)



مشق

i۔ معنی یاد کیجیے

مصروف	:	کام میں لگا ہوا
کھولی	:	کوٹھری، ایک چھوٹا تنگ کمرہ
سرمایہ	:	دولت

ii۔ سوچیے اور بتائیے

- 1۔ نظم کے ابتدائی دو شعروں میں شاعر نے ماں، باپ اور بچے کی کیا حالت بیان کی ہے؟
- 2۔ بچے کے کارخانوں میں کام آنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
- 3۔ بینک کی کھڑکیاں روشن ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- 4۔ شاعر نے بچے کو خونیں سرمایے کا نوالا کیوں کہا ہے؟
- 5۔ 'کوئی مجھ کو بچانے والا ہے' کہہ کر شاعر نے ہمارے سماج کی کن کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا ہے؟